سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 9 ایس سی آر

دیویندر سنگھ

بنام

ریاست ہریانہ

29 نومبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

ضابطہ اخلاق، 1860:

دفعات 306 اور 498-اے- شادی شدہ خاتون جھلس کر زخموں کی تاب نہ لا کر مر گئیں- اس کا بیٹا اور سسر بھی جھلس کر زخمی ہو گئے، بعد ازاں اسے بچاتے ہوئے- خودکشی کی وجہ مبینہ طور پر اس کے شوہر کی جانب سے کچھ تعمیرات کے لیے پیسے کا مطالبہ تھا۔ عدالت عالیہ کا کہنا تھا کہ مبینہ مطالبہ جہیز کی تعریف کے دائرے میں نہیں آتا بلکہ شوہر کو مجرم قرار دیتا ہے۔ چونکہ شوہر کی جانب سے کیئے گئے مبینہ مطالبے کا بیوی کی جانب سے خودکشی کے لئے کوئی براہ راست تعلق یا فوری وجہ نہیں تھی، لہذا یہ اس طرح کی خودکشی کے لئے اکسانے کے مترادف نہیں ہوگا- شوہر شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے، بری کر دیا گیا ہے۔

شادی کے سات سال کے اندر ہی ایک شادی شدہ عورت جھلس کر مر گئیں۔ اس واقعے میں اس کا دو سالہ بیٹا بھی جھلس کر زخمی ہو گیا تھا اور اس کے سسر نے اسے اور بچے کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ بعد میں ان دونوں کی موت بھی ہو گئی۔ اس کے شوہر اور دیور پر کچھ خطوط کی بنیاد پر مقدمہ چلایا گیا تھا جس میں کچھ تعمیراتی کام کرنے کے لئے پیسے کا مطالبہ کیا گیا تھا، جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ اس نے متاثرہ کو شرمندہ کیا تھا اور خودکشی کی وجہ تھی۔ ٹرائل کورٹ نے دیور کو بری کر دیا لیکن شوہر کو قصوروار ٹھہرایا۔ عدالت عالیہ نے

جرم اور سزا کی توثیق کی۔

شوہر کی اپیل منظور کرتے ہوئے عدالت

فیصلہ: 1.1. عدالت عالیہ صحیح نہیں ہے۔ چونکہ شوہر کی جانب سے کیئے گئے مبینہ مطالبے کا اس کی بیوی کی جانب سے خودکشی کے لئے کوئی براہ راست تعلق یا فوری وجہ نہیں تھی، لہذا یہ اس طرح کی خودکشی کے لئے اکسانے کے مترادف نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کارروائی کی ہے کہ شوہر کی طرف سے کیا گیا مطالبہ جہیز کے برابر نہیں تھا، استغاثہ کے مقدمے کی نفی کرتا ہے۔ (842-ای-ایف)

1.2۔ استغاثہ نے اپنے کیس کو معقول شک سے بالاتر ثابت کیا ہے۔ بار میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو درخواست گزار اپنے گھر میں نہیں تھا۔ اس پر اپنے بھائی کے ساتھ مل کر مقدمہ چلایا گیا۔ ٹرائل جج نے اس کے بھائی کو بری کر دیا۔ اس حقیقت پر بھی عدالت عالیہ کو غور کرنا چاہئے تھا۔ معاملے کے حقائق اور حالات پر، یہ ایک مناسب معاملہ ہے جہاں اپیل کنندہ شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔ اس کے مطابق عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ (842-جی-ایچ؛843-اے-بی)

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 277 / 2000۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1999-6-1 کے فیصلے اور حکم سے چنڈی گڑھ میں فوجداری اپیل نمبر 604-ایس بی/ 1987 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سنجے شراوت۔

جواب دہندہ کی طرف سے منجیت سنگھ، ہری کیش سنگھ اور ٹی وی جارج۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ایس بی سنہا ہمارے سامنے اپیل گزار متوفی سمترا کا شوہر ہے۔ ان کی شادی 7.2.1984 کو ہوئی تھی۔ 1985 میں ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ یہ واقعہ 11.3.1987 کو صبح 11:00 بجے پیش آیا۔ اس واقعے میں اپیل کنندہ کا دو سالہ بچہ بھی زخمی ہوا تھا۔ اس بات پر بھی اختلاف نہیں کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کے والد کو اس وقت جلنے کے زخم آئے جب انہوں نے خاتون اور بچے کو بچانے کی کوشش کی۔ متوفی سمترا کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ اس کے بیٹے اور سسر کی بعد میں موت ہوگئی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے متوفی کو مبینہ طور پر جہیز کے مطالبے اور ہراساں کیے جانے کے مبینہ مطالبے کو ثابت کرنے کے لیے تین گواہوں یعنی متوفی اور متوفی کے بھائی سے پوچھ گچھ کی گئی۔ استغاثہ کا پورا مقدمہ کچھ خطوط پر مبنی ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ متوفی اور اس کے شوہر نے 1984-85 میں لکھا تھا۔ فاضل ٹرائل جج اور عدالت عالیہ نے ان خطوط اور اپیل کنندہ اور خاندان کے دیگر افراد کے طرز عمل کی بنیاد پر جرم اور سزا کے اپنے پورے فیصلوں کی بنیاد رکھی۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کو دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ اپیل گزار نے اپنے سسرال والوں سے کچھ رقم مانگی تھی تاکہ کچھ تعمیر کی جاسکے۔ عدالت عالیہ نے رائے دی کہ مذکورہ مطالبہ جہیز کی تعریف کے دائرے میں سختی سے نہیں آتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود، اس نے کہا کہ اس طرح کے مطالبات ازدواجی گھر کا ماحول خراب کرتے ہیں۔ بیوی شرمندہ تھی اور اس طرح کی شرمندگی کے نتیجے میں خودکشی کرلی۔ جہاں تک اس حقیقت کا تعلق ہے کہ اپیل کنندہ کے والد نے خاتون اور بچے کو بچانے کی کوشش کی تھی، جو بالآخر مرگیا تھا، اگرچہ عدالت عالیہ نے اس پر غور کیا تھا لیکن اس نے کہا کہ اسے خطوط کے مندرجات (نمائش پی یو اور پی یو/1) اور اپنے بیٹے کے رویے کو بھی معلوم ہونا چاہئے تھا جو شادی شدہ زندگی میں مکمل طور پر ناپسندیدہ تھا اور اس نے ایسی کوئی چیز نہیں کی جس سے خاندان کا مسئلہ حل ہوسکتا تھا۔ عدالت عالیہ کہتا ہے:

''انہوں نے کہا! ہوسکتا ہے کہ اس نے متوفی کو مرنے میں مدد نہ دی ہو، لیکن اس نے اس کی زندہ رہنے میں مدد بھی نہیں کی۔ ایسی صورت حال میں اگر اس نے نوزائیدہ اور بہو کو بچانے کی کوشش بھی کی تو بھی وہ اپیل کنندہ کو اس کے غلط کاموں سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا جو ثابت ہیں اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تحریری طور پر ہیں۔ شوہر سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے بجائے دوسروں سے کچھ مالی مدد کی ضرورت ہونے کے باوجود گھر میں خیر سگالی، تعاون اور آڑ ولائے جس کی وجہ سے ایسی سنگین صورتحال پیدا ہوگئی کہ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کا بیٹا گم ہوسکتا ہے۔

عدالت عالیہ کے فیصلے پر غور کرنے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر صحیح نہیں ہے۔ چونکہ شوہر کی جانب سے کئے گئے مبینہ مطالبے کا اس کی بیوی کی جانب سے خودکشی کے لئے کوئی براہ راست تعلق یا فوری وجہ نہیں تھی، لہذا یہ اس طرح کی خودکشی کے لئے اکسانے کے مترادف نہیں ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کارروائی کی ہے کہ شوہر کی طرف سے کیا گیا مطالبہ جہیز کے برابر نہیں تھا، ہماری رائے میں، استغاثہ کے کیس کی نفی کرتا ہے۔ اسے اس نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہیے تھا کہ اس سے متوفی کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہوگا جس کی وجہ سے اس نے خودکشی کی۔ مشاہدات قیاس آرائیوں کے دائرے میں تھے۔ ایک فوجداری معاملے میں، کوئی بھی سزا قیاس آرائیوں پر مبنی نہیں ہوسکتی ہے۔

استغاثہ کو اپنے معاملہ کو معقول شک سے بالاتر ثابت کرنا چاہئے تھا۔ بار میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اپیل کنندہ اپنے گھر میں نہیں تھا۔

اس پر اپنے بھائی کے ساتھ مل کر مقدمہ چلایا گیا۔ فاضل ٹرائل جج نے اپیل کنندہ کے بھائی کو بری کر دیا۔ اس حقیقت پر بھی عدالت عالیہ کو غور کرنا چاہئے تھا۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہماری رائے ہے کہ یہ ایک مناسب معاملہ ہے جہاں اپیل کنندہ شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔اس کے مطابق، عدالت عالیہ کے ذریعہ منظور کردہ فیصلے اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔اپیل کنندہ ضمانت پر ہے،اس کے ضمانتی مچلکے جاری کیے جائیں گے۔

آر پی

اپیل کی منظوری ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document